رحمت ورحمدلی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اللہ تعالی کی رَحمت اوراس کی وسعت

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی کی رَحمت بہت وسیع اور ہر شَے پر عام ہے، چاہے کوئی مسلمان ہو یا کافر، انسان ہو یا حیوان، چرند ہو یا پرند، ہر ایک کو اللہ تعالی ہَوا، پانی اور روزی وغیرہ بِن مانگے عطا فرما رہا ہے، الغرض رَحمت الٰہی کی وسعت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾[1] "میری رَحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے"۔

---

(١) پ٩، الأعراف: ١٥٦.

قرآن پاک میں رَحمت کا ذکر کئی بار آیا ہے، اسلام محبت، اُلفت، ہمدردی، رواداری، مُساوات، مہربانی، نرمی، احسان، حُسنِ سُلوک اور رحمدلی کا درس دیتا ہے، رَحمت: اُس وصف کو کہتے ہیں جس کے سبب کسی پر احسان کیا جائے، اِحسان کا لفظ کبھی رِقّت یعنی نرمی، اور حُسنِ سلوک دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالی اپنی ذات سے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾(۱) "یقیناً اللہ تعالی لوگوں پر بڑا مہربان ہے"، رَحمت اللہ تعالی کی عظیم صفات میں سے ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ﴾(۲) "آپ فرما دیجیے کہ تمہارا رب وسیع رَحمت والا ہے"۔

رَحمتِ الٰہی عزّوجلّ کی اَقسام اور اس کی صورتیں

محترم بھائیو! اللہ کریم کی رَحمت ہر وقت ہر ایک پر برس رہی ہے، لیکن خاص خاص مواقع پر اس میں زیادتی ہوجاتی ہے، جیسے نفسِ اَمّارہ کی مخالفت، صلۂ رحمی، غصّہ پر قابو، کسی کی مدد کرنے اور گناہ وناجائز کام پر قدرت کے باوجود اُس سے رُک جانے کے وقت رب تعالی کی رَحمت چھما چھم برستی ہے، ہم سب اللہ تعالی کی رَحمت کے بے حد محتاج ہیں، دنیا وآخرت کے ہر موڑ پر بندہ محتاجِ رَحمت ہے، دنیاوی زندگی میں، مرتے وقت، قبر

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱٤۳.

(۲) پ۸، الأنعام: ۱٤۷.

میں، حشر میں جہاں رَحمتِ الٰہی مل جاتی ہے کامیابی مقدَّر بن جاتی ہے اور عذاب سے بچا لیتی ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ﴾[1] "کہا: آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ رحم کرے"۔

عزیز دوستو! جو اللہ تعالی پر ایمان لاکر اُس کے رسول ﷺ کا دامن مضبوطی سے تھام کر گناہ سے بچ کر ادائیگی ٔفرائض اور اعمالِ صالحہ بجالاتا رہے، وہ رَحمتِ الٰہی کا مستحق ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿فَأَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَاعْتَصَمُوْا بِه فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ﴾[2] "تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کی رَسّی مضبوط تھامی تو عنقریب اللہ تعالی انہیں اپنی رَحمت اور اپنے فضل میں داخل فرمائے گا"۔

برادرانِ اسلام! جب اللہ تعالی کی بے پناہ رَحمتیں ہم پر برستی ہیں، تو ہمیں بھی چاہیے کہ بطورِ شکرانہ اس رَحمت کا اظہار کریں، یعنی دعائے اِستقامت، ذکرِ الٰہی، گریہ وزاری، گناہ وبُری صحبت سے دُوری، صحبتِ صالحین کا اِلتزام، نیک اعمال پر استقامت، مخلوقِ خُدا سے مہربانی ونرمی کا برتاؤ کرتے رہیں، کہ یہ سب رَحمتِ الٰہی کے حصول کا اہم ذریعہ ہیں، رَحمت عالمیان ﷺ نے فرمایا: «الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا

---

(۱) پ۱۲، ھود: ۴۳.

(۲) پ٦، النِّساء: ۱۷۵.

أَهْلَ الأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ»[1] "رحمٰن عَزَّوَجَلَّ رحم کرنے والوں پر رَحمت فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا". لہٰذا اللہ تعالی کی رَحمت اُسے بھی ملتی ہے جو مخلوقات کے ساتھ رحمدلی ومہربانی کا سُلوک کرتا ہو۔

جانِ برادار! قرآنِ کریم کی تلاوت، اس کے مَعانی میں غور وفکر، اور اس کی سماعت کے وقت خاموشی اختیار کرنا بھی رَحمت خداوندی کا باعث، اور اس کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے، ارشادِ ربّ ذوالجلال ہے: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾[2] "جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے دھیان سے سُنو اور خاموش رہو؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔

حضور نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی رَحمت

عزیزانِ گرامی! جس طرح اللہ تعالی کی رَحمت عام ہے اسی طرح نبئ کریم رؤف ورحیم آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی رَحمت بھی سب کے لیے عام ہے، چاہے وہ انسان ہوں یا جنّات، مسلمان ہو یا کافر، حیوانات ہوں یا نباتات، چرند ہوں یا پرند، پہاڑ ہوں یا درخت، بوڑھے ہوں یا بچے، کمزور ہوں یا توانا، الغرض میرے آقا سیدُ الکونین فخرِ عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی شانِ رَحمت مُوسلادھار بارش کی طرح ہر ایک پر برس رہی ہے، جہاں جہاں اللہ کی رَحمت ہے

---

(۱) "سُنن أَبي داود" كِتابُ الْأَدب، بابُ في الرَّحمة، ر: ٤٩٤١، صـ٦٩٦.

(۲) پ۹، الأعراف: ٢٠٤.

وہاں وہاں رَحمتِ کونین ﷺ کی رَحمت ہے، اور اہلِ ایمان کے لیے جنّت، حوضِ کوثر، ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی وغیرہ خاص رَحمت ہوگی، حضور نبیٔ کریم رؤف ورحیم ﷺ میں رحمدلی کی صفت بدرجۂ اَتم موجود ہے؛ کہ سرکارِ اَبد قرار ﷺ لوگوں کی بھلائی چاہنے والے اور رحمۃٌ لّلعالمین ہیں، اِرشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾[1] "یقیناً تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقّت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان ہیں"۔

قابلِ صد احترام بھائیو! حضور نبیٔ رَحمت ﷺ کو رَحمت ماننا حکمِ قرآنی ہے، رَحمت آپ ﷺ کی صفتِ لازمہ وپہچان ہے، آپ ﷺ کی ذات بھی رَحمت، آپ کا نام، آپ کا دین، صفات، ہر قول وفعل، آپ ﷺ کا ہر حال اور آپ ﷺ کی غلامی، قُرب اور فرمانبرداری رَحمت ہی رَحمت ہے، آپ ﷺ صرف رَحمت ہی نہیں بلکہ رحمۃٌ لّلعالمین ہیں، یعنی تمام جہان والوں کے لیے رَحمت ہیں، خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾[2] "اے حبیب! ہم نے آپ کو سارے جہان کے لیے رَحمت بناکر بھیجا ہے"۔

---

(۱) پ۱۱، التوبة: ۱۲۸.

(۲) پ۱۷، الأنبیاء: ۱۰۷.

حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ کی مثالِ رَحمت

میرے دوستو وبزرگو! اللہ تعالی نے اپنے محبوب تاجدارِ رسالت ﷺ کو بے مثل وبے مثال، اور ہر عام وخاص کے لیے رَحمت بنا کر بھیجا، آپ ﷺ لوگوں پر رحم وکرم فرماتے، انسان توانسان آقا کریم ﷺ جانوروں پر بھی رحم فرماتے، حضرت سیّدنا ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ اس کے دو ۲ بچے بھی تھے، ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا تو چڑیا نے بارگاہِ رسالت میں فریاد کی، حضور پُرنور ﷺ نے فرمایا: «مَنْ فَجعَ هَذِهِ بِوَلَدِهَا، رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا»[1] "اس کے بچوں کے سبب اسے کس نے تکلیف دی ہے؟! اس کے بچے اسے واپس لَوٹا دو!"۔

مخلوق میں باہمی رحمدلی اوراس کے اثرات

حضراتِ گرامی! مخلوق کا باہم رحم وکرم اچھے اَخلاق سے ہے، ایک عظیم الشان خوبی ہے، عطائے ربّانی عزّوجلّ ہے، اور اجر وثواب کے ساتھ ساتھ کونین کی سعادتمندی کا بھی پیش خیمہ ہے، مخلوق پر رحم وکرم سے اللہ ورسول کی رِضا کے ساتھ ساتھ دل کی نرمی بھی نصیب ہوتی ہے، ایک شخص سرکارِ دوعالم ﷺ کے پاس اپنے دل کی قساوت وسختی کا

---

(١) "سنن أبي داود" كتابُ الجِهاد، ر: ٢٦٧٥، صـ٣٨٦.

شکوہ لے کر آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنْ أَرَدْتَ تَلِيِينَ قَلْبِكَ فَأَطْعِمِ الْمِسْكِينَ وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ»(۱) "اگر تم چاہتے ہو کہ تمھارا دل نرم ہوجائے، تو مسکین کو کھانا کھلاؤ، اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو"، یعنی ان کے ساتھ ہمدردانہ سُلوک رکھا کرو اور ان پر رحم وکرم کیا کرو۔

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! مخلوقِ خدا کے ساتھ اچھا مُعاملہ، سُلوک اور ان سے اچھا کلام کرنا بھی رحمدلی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾(۲) "لوگوں سے اچھی بات کہو"، یعنی جب تمہیں سلام کیا جائے تو اُس سے اچھا جواب دو، اور جب کوئی تمہارے ساتھ بُرائی سے پیش آئے، یا قول وفعل کے ذریعے کسی قسم کی زیادتی کرے، تو نیکی وبھلائی کا تقاضا یہ ہے کہ تم بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے کے بجائے بھلائی کے ساتھ اُسے ٹال دو، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ﴾(۳) "سب سے اچھی بھلائی سے بُرائی کو دفع کردو، ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بناتے ہیں". لہٰذا ہمیں کفر کو توحید سے دُور کرنا ہے، گناہوں کو تقویٰ سے، برائی کو بھلائی

(۱) "مُسند الإمام أَحمد" مُسند أَبي هُريرة، ر: ۷۵۷۹، ۳/ ۸۲.

(۲) پ۱، البقرة: ۸۳.

(۳) پ۱۸، المؤمنون: ۹۶.

سے، ظلمت کو نُور سے، سختی کو رحم وکرم سے، اعتراضات کو دلائل سے، جہالت کو علم سے، کجی کو اَخلاقِ حسَنہ سے دُور کرنا ہے۔

عزیز دوستو! مخلوق میں سب سے زیادہ رحمدلی کا تعلق انسان کا اپنے والدین سے ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسٰنًا﴾[1]

"ہم نے آدمی کو تاکید کی کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرے". والدین سے احسان یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیکی وبھلائی کی جائے، ان کی عزّت وتعظیم کی جائے، ان کے جائز حکم پر خوشی سے عمل کیا جائے، ان کی خدمت کے لیے ہر دَم کوشاں رہا جائے، انہیں خوشی فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے، انہیں ان کی زندگی اور مَوت کے بعد بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھا جائے، ان کی طرف سے صدَقات وخیرات کیے جائیں۔

حضراتِ محترم! مخلوق پر رحم وکرم سے دونوں جہاں میں سُرخروئی وکامیابی نصیب ہوتی ہے، دیگر لوگوں کے ساتھ ساتھ جو اپنے والدین کے ساتھ عزّت واحترام اور رحمدلی کا معاملہ کرتا ہے، اللہ تعالی دنیا میں اس کی عزّت واحترام کا سامان کر دیتا ہے، لوگوں اور اس کی اپنی اولاد کے دلوں میں اس کی عزّت ڈال دی جاتی ہے، رَحمتِ عالمیان ﷺ کا فرمانِ

---

(۱) پ۲٦، الأحقاف: ١٥.

عالیشان ہے: «بَرُّوا آباءَكُمْ، تَبَرُّكُمْ أَبْنَاؤُكُم»[1] "اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، تمہارے بچے بھی تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے"۔

عزیزانِ محترم! رحمدلی کے وہ اُسلوب جو ہم میں سے ہر ایک کے لیے انتہائی ضروری ہیں، وہ یہ کہ آدمی اپنے اَہل وعِیال کے ساتھ، اسی طرح عزیز واقارب، پڑوسیوں، مسکینوں، اور یتیموں کے ساتھ بھلائی سے پیش آئے، اور یہ سب اس طرح ممکن ہوگا کہ ان سب سے مَیل جول رکھا جائے، ان سے مُعاملات اچھے رکھے جائیں، اُن کے ساتھ نیکی وبھلائی کی جائے، ان کی جائز ضرورتوں کو حتی الاِمکان پورا کیا جائے، ان کی ہر ممکن مدد کی جائے، انہیں خوشیاں فراہم کرنے کی کوشش کی جائے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِه شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾[2] "اللہ تعالی کی بندگی کرو، اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ، ماں باپ سے بھلائی کرو، رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، پاس کے ہمسائے، دُور کے ہمسائے، کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر سے بھی بھلائی سے پیش آؤ"۔

---

(۱) "المستدرك" كتابُ البِرِّ والصِّلة، ر: ۷۲۵۹، ۷/ ۲۵۹۲.

(۲) پ۵، النساء: ۳۶.

نیکی و بھلائی کے اَہم اُمور میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان کا ہر کام انتہائی مہارت وہُنر مندی کے ساتھ ہو، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللهَ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يُتْقِنَهُ»[1] "یقیناً اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ جب بھی تم میں سے کوئی کسی کام کو انجام دے، تو اُس کام میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے خوب مہارات کا اظہار کرے"۔

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! انسان تو انسان اگر کوئی کسی جانور پر بھی رحم کرے تو وہ بھی رَحمت سے محروم نہیں رہتا، اِس رحمدلی کی برکت سے بھی اُس کی بخشش ومغفرت کردی جاتی ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے مروی ہے، حضور نبیِ رَحمت ﷺ نے فرمایا: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بِئْراً فَنَزَلَ فِيهَا، فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ» "ایک شخص راستہ طے کر رہا تھا کہ اُس پر پیاس نے بہت غلبہ کیا، اُس نے ایک کنواں پایا تو اُس میں اُترا اور پانی پی کر اپنی پیاس بجھائی، جب باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتّا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے گیلی مٹّی چاٹ رہا ہے، اُس شخص نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتّے کو بھی اُسی طرح

---

(۱) "مسند أبي يعلى" مسند عائشة، ر: ٤٣٨٥، ٣/ ٤٠٠.

پیاس لگی ہے جیسے مجھے لگی تھی، چنانچہ وہ کنویں میں اُترا، اپنے موزہ کو بھر کر باہر آیا اور وہ پانی اس کتّے کو پلا دیا، اللہ تعالی نے اُس آدمی کے اس عمل کو قبولیت سے نوازا اور اُس کی مغفرت فرمادی"، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے پر بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا: «فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ»(۱) "ہر جاندار کے ساتھ نیکی کرنے پر ثواب ہے"۔

حضراتِ محترم! حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إنّ أبدالَ أُمّتي لم يَدخُلُوا الجنّةَ بالأعمال، ولكن إنّما دَخَلُوها برحمةِ الله وسَخَاوةِ الأَنفُسِ وسَلامةِ الصُّدور، ورحمةً لجميعِ المسلمين»(۲) "میری امّت کے نیک لوگ اپنے اعمال کی بنا پر جنّت میں داخل نہیں ہوں گے، بلکہ وہ اللہ تعالی کی رَحمت، اپنی سخاوت، دلوں کی سلامتی اور تمام مسلمانوں سے رحمدلی کے سبب جنّت میں داخل ہوں گے". لہٰذا رحم وکرم اور سعاتمندی، کونین کی سُرخروئی ہے، جنّت کے طلبگارُں کو چاہیے کہ وہ مخلوقِ خدا پر رحم کریں۔

---

(۱) "صَحيحُ البُخاري" كتابُ الأَدب، بابُ رحمةِ النَّاس وَالبهائم، ر: ٦٠٠٩، صـ١٠٥١.

(۲) "شُعبُ الْإِيمان" بابٌ فِي الجُود وَالسَّخاء، ر: ١٠٨٩٣، ٧/ ٣٤٩٣.

اللہ تعالی سے حُسن ظن، اور اس کی رَحمت سے مایوس نہ ہونا

رفیقانِ گرامی! جہاں انسان لوگوں پر رحم وکرم کا مُعاملہ کرے وہیں وہ خود دیگر اعمالِ صالحہ کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کی کرم نوازیوں پر بھی نظر رکھے، رَحمتِ الٰہی سے ہرگز مایوس وناامید نہ ہو؛ کہ وہ کریم ورحیم اپنے حبیبِ کریم ﷺ اور پیاروں کے صدقہ ہم پر ضرور کرم فرما کر بخشش کا پروانہ عطا فرمائے گا، اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ ؕ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾(1) "آپ فرمادیجیے! اے میرے وہ بندو جنہوں نے گناہ کیے! اللہ کی رَحمت سے ناامید نہ ہوں، یقیناً اللہ تعالی سب گناہ بخش دیتا ہے، یقیناً وہی بخشنے والا مہربان ہے"۔

عزیزانِ مَن! یہ حقیقت ہے کہ بندہ رب تعالی سے جیسا گمان رکھے گا اللہ کریم کو ویسا ہی پائے گا، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے: «أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، فَلْيَظُنَّ بِيْ مَا شَآءَ»(2) "میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں، تو وہ جیسا چاہے میرے ساتھ گمان رکھے"۔

---

(۱) پ۲٤، الزُّمر: ٥٣.

(۲) "المعجمُ الكَبير" حيان أَبو النَّضر عن واثلة، ر: ۲۱۱، ۲۲/ ۸۸.

اے اللہ! ہمیں ہمدردی، رحمدلی اور مہربانی کی نعمت سے مالا مال فرما، اپنی مخلوق کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، حُسنِ ظن رکھنے اور اپنی رَحمت سے لَو لگانے کی توفیق عطا فرما، مایُوسی و نااُمیدی سے نَجات عطا فرما، اپنے رَحمت والے گھر جنّت میں جگہ عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے اور سرکارِ دوعالم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دَوام عطا فرما، ان کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور ان پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یاربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.